سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۵۶

نماز

از قلم
حضرت سید العلماء مدظلہ

قیمت ۲/ر   محصول ۱/ر

تعارف و شکریہ

امامیہ مشن سے اصول دین پر مختصر رسائل کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا بحمد اللہ اس کی پانچوں کڑیاں توحید۔ عدل۔ نبوت۔ امامت اور معاد منظر عام پر آچکی ہیں اب ان فرائض عملی کا جنھیں رہنمایان دین نے "ارکان اسلام" کے نام سے یاد کیا ہے سلسلہ شروع ہو رہا ہے جن میں سب سے مقدم نماز ہے۔

اس رسالہ کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت سید العلماء مدظلہ نے فلسفۂ عبادت پر مختصر تبصرہ کے علاوہ نماز کا مکمل ترجمہ درج فرما دیا ہے جو عورتوں اور بچوں ہی کے لیے نہیں بلکہ سو فی صدی عوام مومنین کے لیے بھی مفید ہے اور غیر مسلم افراد کے لیے بھی جو نماز کی نوعیت کو سمجھنا چاہیں کارآمد ہے۔

آپ کو یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت ہو گی کہ اس رسالہ کے جملہ اخراجات جناب آغا محمد باقر صاحب کشمیری (رامپور) نے برداشت فرمائے ہیں خداوند عالم ممدوح کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور دیگر افراد ملت کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق کرامت فرمائے۔ آپ کا یہ بخلوص عمل خیر باقی کی حیثیت رکھتا ہے جب تک حضرات اس رسالہ (نماز) سے مستفید ہوتے رہیں گے اس وقت تک ممدوح کو اس کا اجر پہونچتا رہے گا۔

اگر مومنین کرام اس طرح اس طرف توجہ فرما دیں تو تبلیغی مقصد کو حد درجہ تقویت پہونچ سکتی ہے۔ روزہ کے رسالہ کے لیے ایک بزرگ نے وعدہ فرما لیا ہے (نام کی اشاعت رسالہ میں ہو گی) اب دیکھنا ہے کہ حج۔ زکوٰۃ خمس۔ جہاد وغیرہ کی طباعت کے لیے کون حضرات حصہ لینے کو تیار ہوتے ہیں۔

الداعی الی الخیر سید ابن حسین نقوی آنریری سکرٹری امامیہ مشن نخاس لکھنؤ۔ ماہ مئی ۱۹۵۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔

اسلامی احکام میں سب سے بڑی اہمیت "نماز" کی ہے۔ یوں تو اسلام کا نصب العین یہ ہے کہ بندہ اپنے خالق کو کسی وقت فراموش ہی نہ کرے۔ یہی مستقل اللہ کی یاد فرائض کے احساس کا اصل سرچشمہ ہے۔ مگر اس یاد کی علامت کے طور پر جو خاص عبادت لازمی طور پر قانون اسلام کا جزء قرار دی گئی اُس کا نام "نماز" ہے۔

نماز کے اوقات

اوقاتِ نماز کو چوبیس گھنٹے میں اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ انسان اپنے ضروریاتِ زندگی انجام بھی دیتا رہے اور ضروریاتِ زندگی کی رو میں وہ یادِ الٰہی سے غافل بھی نہ ہونے پائے اور اس طرح اُس کی پوری زندگی کے مشاغل اس احساس کے ساتھ گزریں کہ وہ ایک مدبرِ اعلیٰ کی زیرِ نگرانی ہے جو ذرہ بھر بے اعتدالی کو پسند نہیں کرتا۔ یہی احساس اگر قوی اور مستقل ہو جائے تو وہی انسان کو ہر قسم کے "گناہ" سے باز رکھنے کے لیے کافی ہے

جیسا کہ قرآن میں آیا ہے ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء و المنکر یعنی نماز ہر گناہ اور برائی سے روکنے والی چیز ہے۔

پنجگانہ نمازیں

ان ہی اوقات کے لحاظ سے شب و روز میں پانچ نمازیں مقرر کی گئی ہیں:۔

(۱) صبح۔ اس کا وقت سفیدہ سحری ظاہر ہونے کے بعد سے سورج کے نکلنے تک ہے۔ اس نماز کی پابندی کا نتیجہ یہ ہے کہ تن آسانی اور عیش پسندی ختم ہوتی ہے اور دن کا کوئی حصہ سونے میں بیکار نہیں جاتا۔

(۲) ظہر۔ دوپہر کو جب دن ڈھلنے لگتا ہے اُس وقت سے اس کا وقت شروع ہوتا ہے۔

(۳) عصر۔ دوپہر کو ظہر کی نماز کے بعد سے عصر کا وقت ہے مغرب تک۔

(۴) مغرب۔ سورج کے ڈوبنے کے بعد جب سمت مشرق شب کی سیاہی پھیل جائے۔

(۵) عشاء۔ مغرب کے بعد سے آدھی رات گئے تک۔

رکعات

جب سے نماز میں کھڑے ہوے اور جو کچھ پڑھنا ہے

وہ پڑھا، اُس وقت سے رکوع اور دو سجدے کرنے تک کو شرع میں "رَکعَتْ" کہا جاتا ہے۔

فریضہ نمازوں میں صرف پہلی یعنی صبح کی نماز دو۲ رکعت ہے اور مغرب کی نماز تین۳ رکعت ہے۔ باقی سب یعنی ظہر، عصر اور عشا چار چار رکعت ہیں۔

جس نماز میں جتنی رکعتیں ہیں اُتنی تعداد میں رکوع ہوتے ہیں اور اُس کی دوگنی تعداد میں سجدے ہوا کرتے ہیں۔

طہارت

نماز کی حالت میں آدمی کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیے اُس میں کسی قسم کی نجاست نہیں ہونا چاہیے اور پھر اس کے بعد نماز کے پہلے وُضو اور خاص خاص حالتوں میں غسل اور ان دونوں سے معذوری کی شکل میں تیمّم کرنا ہوتا ہے۔

وُضُو کیا ہے؟ رضائے الٰہی کی نیت سے مُنھ اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے انگلیوں کی نوکوں تک پانی سے دھونا اور سر کے آگے کے حصہ پر اور پیروں پر گٹوں تک تر ہاتھ کا پھیرنا۔

غُسل۔ رضائے پروردگار کی نیت سے اس طرح نہانا کہ پہلے سر و گردن کو دھوئے پھر جسم کا داہنا حصہ اور پھر بایاں

حصہ یا نیت کے ساتھ ایک ہی بار کسی نہر وغیرہ میں غوطہ لگا لینا۔ اور تیمم جو وضو اور غسل سے معذوری کی حالت میں واجب ہوتا ہے نیت کے ساتھ مٹی سے پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر ہاتھ کا پھیرنا ہے۔

قبلہ

نماز کے وقت ہر مسلمان کو وہ جہاں بھی ہے، کعبہ کی طرف رُخ کرنا ضروری ہے۔ یہ اسلامی تنظیم کا ایک طاقتور نشان ہے اسی کو قبلہ کہتے ہیں۔

لباس

مرد کے لیے بالکل برہنہ جسم سے اور عورت کے لیے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے سوا تمام جسم کے چھپائے بغیر نماز درست نہیں ہے تنہائی یا تاریکی وغیرہ میں بھی اس مقدار میں لباس نماز کے لیے ضروری ہے۔

اذان

نماز کے لیے لوگوں کو اطلاع دینے کے لیے اذان کا حکم ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ بلند آواز سے چار مرتبہ کہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ "اللہ سب سے بڑا ہے"

دوؔ مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

"میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں"

دوؔ مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

"میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں"

اس کے بعد دوؔ مرتبہ جزو ایمان ہونے کی حیثیت سے کہا جاتا ہے اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ

"میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ولی خدا اور وصی رسول خدا اور حضرت رسول کے بلا واسطہ جانشین ہیں"

پھر دوؔ مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ "نماز کے لیے تیار ہو"

دوؔ مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ "دین و دنیا کی بہتری حاصل کرنے چل پڑو"

دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ "سب سے بڑے نیک عمل کے لیے آگے بڑھو" پھر دوؔ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ "اللہ سب سے بڑا ہے"

اور دوؔ مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ "کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے"

نقارہ، بھوپو اور سیٹی وغیرہ کے جتنے ذریعے دنیا نے ایجاد کیے ہیں اُن سب سے اس طریقۂ اعلان "اذان" کو

یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں ایک آواز ہی نہیں بلکہ پورا وہ پیغام ہے جو دینِ اسلامی کا طرۂ امتیاز ہے۔

اقامت

نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت جماعت میں نمازیوں کو نماز کے لیے بالکل مہیا کرنے اور فرادی میں خود اپنے ذہن کو پوری طرح متوجہ کرنے کے لیے اقامت کا حکم ہے جس کے الفاظ بہت زیادہ اذان سے ملتے ہوتے ہیں مگر یہاں شروع میں اَللہُ اَکْبَرُ چار کے بجائے دو ہی دفعہ ہے اور حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے بعد دو دفعہ کہا جاتا ہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (یعنی) "نماز اب قائم ہوگئی ہے" اور آخر میں بجائے دو کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک ہی دفعہ ہے۔

نیت

دوسرے بعض مذاہب میں عبادت گیان اور دھیان سے وابستہ ہے۔ اسلام چونکہ روح کے ساتھ جسم کو بھی شریکِ عبادت رکھتا ہے اس لیے یہاں عبادتیں کچھ اعضائے جسمانی کے حرکت وعمل سے متعلق ہیں مگر ان میں نیت یعنی اُس فعل کے تمام خصوصیات کے ساتھ رضائے الٰہی کی خاطر بجا لانے کا قصد لازم ہے۔

اس طرح اس میں اعضاء و جوارح کے ساتھ دل و دماغ کی لازمی طور پر شرکت ہوگئی ہے۔ عبادت بغیر نیت کے صحیح نہیں ہوسکتی۔

تَکْبِیْرَۃُ الْاِحْرَام

قبلہ رُخ سیدھے کھڑے ہوکر نیت کے ساتھ دونوں ہاتھ اُٹھاکر کانوں تک لے جائے اور اس قصد سے کہ ان الفاظ کے ساتھ نماز شروع ہو رہی ہے کہے اَللّٰہُ اَکْبَرْ "اللہ سب سے بڑا ہے"!
یہ نماز کا پہلا رُکن یعنی اہم جُزو ہے جس کے عمداً سہواً یا ناواقفیت کی صورت میں ہر طرح ترک ہونے سے نماز نیست و نابود ہو جاتی ہے۔

قراءت

اس کے بعد سورہ اَلْحَمْد پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

(ترجمہ) "مدد سے اللہ کی جو بڑی رحمت والا بہت رحم کرنے والا ہے۔
ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

وہ جو بڑی رحمت والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ جو روز جزا کا مالک ہے (اسے ایک سپاسنامہ سمجھنا چاہیے جسے بندہ اپنے مالک کے دربار میں حاضری کے بعد پیش کر رہا ہے)۔ "تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما، اُن کا راستہ جنھیں تو نے اپنی نعمت سے سرفراز کیا ہے اُن کا نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ اُن کا جو گمراہ ہیں"۔ ترجمہ کو ذہن میں رکھے۔ نماز میں ترجمہ کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سورۂ الحمد کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھنا چاہیے۔ اس سورہ کی کوئی تعیین نہیں ہے۔ جو سورہ بھی چاہے پڑھے۔ بس وہ چار سورے نہ پڑھے جن میں سجدہ واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سورہ فلق سورۂ ناس۔ الم نشرح اور والضحیٰ۔ لایلاف اور سورۂ فیل بھی نہ پڑھے۔ باقی ہر سورہ پڑھ سکتا ہے۔

عموماً اس رکعت میں سورہ اِنّا انزلناہ پڑھا جاتا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ

هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؏

(ترجمہ) "مدد سے اللہ کی جو بڑی رحمت والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے اُسے شب قدر میں اُتارا۔ تمھیں کیا خبر کہ شب قدر کیا چیز ہے۔ شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح القدس اُس میں اپنے پروردگار کے حکم سے اُترتے ہیں۔ وہ ہر بات سے سلامتی کا ذریعہ ہے سفیدۂ سحر ظاہر ہونے تک"

رکوع

سورۂ حمد اور دوسرے سورہ کے پڑھنے کے بعد تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَکْبَرْ کہے پھر رکوع کرے یعنی اتنا جھک جائے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں کے اوپر پہنچ جائیں۔ پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰه (یعنی "ہر نقص و عیب سے بری ہے اللہ") یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ (یعنی ہر نقص و عیب سے بری ہے میرا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے اور اُسی کے لیے ہر تعریف ہے) کہے۔ بہتر یہ ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کو کم از کم تین بار کہے

قیام بعد از رکوع

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہو اور مستحب یہ ہے کہ اس حالت میں کہے:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ "اللہ سنتا ہے اُس کی جو اُس کی ثنا و صفت ادا کرے"۔ یہ اُس تصور کی تجدید ہے کہ نماز میں بندہ گویا اپنے خالق کی بارگاہ میں حاضر ہے۔ یہ اُسے نہیں دیکھتا نہ سہی۔ وہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی باتوں کو سُن رہا ہے۔ یہی تصور جتنا قوی ہو اُتنا ہی نماز میں خضوع و خشوع کا سبب ہے۔

سجدہ

اس کے بعد جھکے اور پیشانی زمین پر رکھے اس طرح کہ پیشانی کے علاوہ دونوں ہاتھوں کے نیچے اور دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھے بھی زمین پر ٹکے ہوئے ہوں۔

پیشانی کے نیچے زمین کا کوئی جزء ہو یا ایسی شے جو زمین سے اُگتی ہے جیسے لکڑی یا پتا مگر شرط یہ ہے کہ وہ پہننے اور کھانے کی چیز نہ ہو۔

سجدہ کی حالت میں مثل رکوع کے یا تو تین دفعہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ کہے یا ایک مرتبہ سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی وَبِحَمۡدِہٖ

پہلے سجدہ کے بعد سر اُٹھا کر سیدھا بیٹھے اللہ اکبر کہے اور اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ "میں بخشش کا طالب ہوں اپنے پروردگار اللہ سے اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"

اس کے بعد پھر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہکر مثل سابق دوسرا سجدہ کرے اور اُس کے بعد سر اُٹھائے، یہاں پر پہلی رکعت ختم ہو جاتی ہے۔

دوسری رکعت اور اُس کی قرأت

اب دوسری رکعت کے لیے بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ (یعنی۔ اللہ ہی کی دی ہوئی قوت وطاقت سے کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہوں) کہکر پھر سیدھا کھڑا ہو اور مثل سابق سورہ الحمد اور کوئی دوسرا سورہ اُن ہی شرائط کے ساتھ جن کا بیان پہلے ہوچکا ہے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰہ پڑھے جو حسب ذیل ہے:۔

یہ سورہ قرآن کے سوروں میں سب سے افضل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

(یعنی) "تمھارا قول ہونا چاہیئے کہ وہ اللہ واحد حقیقی ہے۔ اللہ سب کا مالک مقصد حاجات ہے۔ اُس کے کوئی اولاد نہیں۔ نہ وہ کسی دوسرے کی اولاد ہے اور نہ اُس کا کوئی ہمسر مقابل ہے۔"

جہر و اخفات

صبح، مغرب اور عشا کی نماز میں سورے آواز سے پڑھے جائیں گے جس کو جہر کہتے ہیں اور ظہر و عصر میں چپکے چپکے جس کو اخفات کہتے ہیں۔ یہ تفریق مردوں کے لیے ہے لیکن عورتوں کو سب نمازیں

اخفات کے ساتھ پڑھنا چاہییں۔

قنوت

دوسری رکعت میں سوروں کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دونوں ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے رکھے اس طرح کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور قنوت پڑھے جس کا مطلب ہے بارگاہ الٰہی میں کوئی التجا پیش کرنا اس کے لیے الفاظ کی کوئی تعیین نہیں ہے۔ ایک قنوت کے الفاظ جو وارد ہیں حسب ذیل ہیں:- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (یعنی) اے اللہ ہم کو بخش دے ہمیں اپنے رحم وکرم سے سرفراز کر ہمیں سلامتی عطا فرما اور ہمیں معاف کر دنیا اور آخرت دونوں میں یقیناً تو ہر بات پر قادر ہے"

یہ قنوت اُس اسلامی تعلیم کا مظہر ہے کہ نہ دین کو فراموش کریں اور نہ دنیا کو بلکہ دونوں کی کامیابی کے طلبگار رہیں۔ یہ دعا اس خصوصیت کی حامل ہے۔

اس کے بعد پھر رکوع کرے اور سر اُٹھا کر اُسی طرح کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور پھر دونوں سجدے اُسی طور پر کرے۔

تشہد

دوسری رکعت کے سجدوں کے بعد سر اُٹھا کر بیٹھے اور اللہ اکبر

کہنے کے بعد تشہد پڑھے :۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ "میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ اُس کے بندہ خاص اور اُس کے پیغمبر ہیں۔ اے اللہ درود بھیج محمد اور آل محمد پر"

سلام

اگر دو۲ رکعت والی نماز ہو جیسے نماز صبح تو اسی تشہد کے بعد سلام پھیرے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ان میں پہلا سلام مستحب ہے اور اُس کے بعد کا واجب۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

"سلام آپ پر اے رسول خدا اور اللہ کی رحمت۔ سلام ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر۔ سلام تم پر اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں"

اس "تم" سے مراد۔ نماز جماعت میں تمام شرکائے جماعت ہوتے ہیں اور فرادیٰ میں ذہنی استحضار کے طور پر اللہ کے سب بندے جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔

یہ گویا سابق التجا کی قبولیت کا اللہ کی طرف سے مژدہ ہے

جو سب کو سنا دیا جاتا ہے۔

تسبیحات اربعہ

اگر نماز تین رکعت والی ہو جیسے مغرب تو دوسری رکعت میں تشہد پڑھنے کے بعد سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور یا تو سورہ حمد اکیلا پڑھے اور یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھے:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ "ہر نقص و عیب سے بری ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے"

اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر رکوع کرے، کھڑا ہو اور مثل سابق دونوں سجدے کرے اور اب تیسری رکعت کے بعد پھر تشہد پڑھے اور اس کے بعد سلام پھیرے۔

اگر نماز چار رکعت والی ہو جیسے ظہر و عصر اور عشا تو تیسری رکعت کے سجدوں کے بعد نہ تشہد پڑھے اور نہ سلام بلکہ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہکر کھڑا ہو جائے اور پھر سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھے۔ اس کے بعد رکوع اور دونوں سجدے مثل سابق کرے اور اُس کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

پبلشر مرزا حید حسین اسسٹنٹ سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ

(مطبوعہ سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ